THE HOLY CATHOLIC AND APOSTOLIC CHURCH AND THE CHURCH OF ROME

پمفلٹ نمبر ۱

پاک کاتھولک و رسولی کلیسیا اور کلیسیاء روم

"میں ایک پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا پر ایمان رکھتا ہوں"۔ یہ سب مسیحیوں کے ایمان کا عقیدہ ہے۔ یہ ایک مضبوط اعتقاد ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا قائم کی۔ جسے ایک پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا ہونا چاہئے۔ ہمارے خداوند نے اُس کے انتظام۔ قواعد و قوانین اور طرزِ رسومات قائم کرنے کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا بلکہ اپنی تعلیم میں صرف اصول ہی بتائے اور اُنہیں عملی جامہ پہنانے کا کام اپنے پیراؤں کے اوپر چھوڑ دیا۔ مثال کے طور پر ہمیں خداوند کی طرف سے خدامِ دین کے تین درجوں کے متعلق یعنی "ڈیکن پریسٹ اور بشپ کی نسبت" نہ منتقم کرنے کی رسم نہ حقیقت میں نماز ادا کرنے کے مقرر طریقے اور نہ ہی نماز کی کتابوں کے قائم کرنے کے متعلق کسی قسم کا حکم ملا ہے۔ یہ تمام باتیں خود اپنے وقت پر شروع ہونے کو تھیں۔ اُس نے رُوح القدس کے نازل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ کہ شاگردوں کے سب کاموں میں رہنمائی کرے۔ اور تمام دنیا میں کلیسیا قائم کرنے کے لئے اُنہیں طاقت بخشے۔ رُوح القدس کی ہدایت سے رسولوں اور شاگردوں نے منادی کرنی شروع کی۔ اور پینتکوست کے دن یروشلیم میں روح القدس کے ذریعے کلیسیا

قائم ہوئی۔ اور اُس میں تین ہزار نو مُرید بپتسمہ کے ذریعے داخل کئے گئے۔

اس طرح سے پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا یروشلیم میں پیدا ہوئی۔ وہ تمام کلیسیاؤں کی "ماں" ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ کیونکہ یروشلیم ہی سے انجیل کے مبشر غیر ممالک میں گئے۔ اُن کی کوششوں کی وجہ سے دُوسری جگہوں میں کلیسیائیں قائم ہوئیں۔ جو سب یروشلیم کی کلیسیا کو اپنی "ماں" تسلیم کرتیں۔ اور وہاں کے رہنے والے غریبوں کے لئے خیرات جمع کرتیں۔ اعمال 11/27تا30 ۲کرنتھی 8/9 اور اُس کی رہنمائی کی منتظر رہا کرتی تھیں۔ اعمال 15/1تا6 جُوں جُوں زمانہ گزرتا گیا۔ انجیل دیگر ممالک میں پھیلتی گئی۔ اور پہلی صدی کے اختتام پر کلیسیائیں نہ صرف ملک کنعان ہی میں قائم تھیں۔ بلکہ سُوریا۔ ایشیائے کوچک۔ یونان۔ کُپرُس۔ کریتے۔ اٹلی اور دیگر ممالک میں بھی قائم ہوئی۔ ان کلیسیاؤں کے معائنہ کے لئے یروشلیم سے رسول جایا کرتے تھے۔ جنہوں نے وہاں پر بزرگوں کو بپتسمہ اور عشائے ربانی کے سکرامنٹوں کو ادا کرنے کے لئے قائم کیا۔ اعمال 14/21تا23

تیسری صدی کے شروع میں کلیسیا رومی سلطنت کے ہر مقام میں عمدگی کے ساتھ قائم ہو چکی تھی۔ گرجے اور مسیحی جماعتیں اور پادری لوگ سب جگہ پائے جاتے تھے۔ ان مقامی کلیسیاؤں کے شرکا جو دونوں سکرامنٹ لیتے۔ جنہیں خداوند نے خود مقرر کیا تھا۔ اور خدا کی تعلیم کو مانتے تھے۔ یہ کاتھولک رسولی کلیسیا کے شرکاء کہلائے۔ وہ مختلف فرقوں اور قوموں کے شرکاء میں سے تھے۔ جنہوں نے ایک ہی سچائی اور عقیدہ اور ایک کلیسیائی تنظیم اور خدام دین کے مختلف درجے باہمی صلاح سے قبول کئے۔ اور جو فیصلے اُن کی صلاح سے ہوئے۔ انہیں تسلیم کیا۔ اعمال 15/6۔31 اعمال 16/4 اس کلیسیا کی بہت سی شاخیں تھیں مگر اس کے شرکاء گو مختلف اقوام و ممالک کے باشندے تھے۔ ایک کلیسیا میں شامل ہوئے

جو کہ کاتھولک اور رسولی تھی - اور جو مسیح کا بدن ہے - افسیوں $\frac{1}{22-23}$ ، $\frac{4}{7}$
اکر نتھی $\frac{12}{13}$

کہیں یہ نہیں لکھا کہ یہ کلیسیائیں ایک عام حکومت کے ماتحت اکٹھی ہوئیں - یا کسی خاص رسولی یا بشپ کے زیر اطاعت تھیں - جو کلیسیائیں مقدس پولوس نے قائم کیں - عام طور پر اس کی روحانی ہدایت کی منتظر رہتی تھیں - مقدس پولوس نے دوسرے رسولوں اور شاگردوں کی قائم کردہ کلیسیاؤں کے انتظامی معاملات میں کوئی مداخلت نہ کی - رومیوں $\frac{15}{20}$ دوسرا کرنتھی $\frac{10}{13-14}$ - اِن میں سے چند کلیسیائیں بعض کلیسیاؤں کو خاص عزت دیتی تھیں - خاص کر ایسی کلیسیاؤں کو جو رسولوں کے ذریعے قائم کی گئیں یا اِن کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں - اُن کے اُسقف پیٹری آرک (PATRIARCH) کہلاتے تھے - یہ یروشلیم - انطاکیہ - اسکندریہ - روم اور قسطنطنیہ کی کلیسیائیں تھیں - اِن کلیسیاؤں کے پیٹری آرک اپنی کلیسیاؤں پر خود مختار تھے - مگر آپس میں ایک دُوسرے پر کسی قسم کا اختیار نہ جتاتے تھے -

رومی سلطنت تیرہ صوبوں میں منقسم ہوئی - جو جُدا جُدا ڈایوسیس کہلاتی تھیں - اور کلیسیا نے اِس انتظام کو منظور کیا - اور یوں اقلیمی کلیسیائیں ظہور میں آئیں - جو خود مختار کلیسیائیں تھیں - لیکن ایمان اور مقرر شدہ دونوں سکرامنٹوں کو عمل میں لانے کے بارے میں ایک ہو جاتی تھیں - اور مختلف دینی مجالس کے فیصلوں کے ذریعے اپنی ہدایات پاتی تھیں -

وہ سب ایک ہی جسم تھیں - ایک ہی روح کو پائے ہوئے تھیں - ایک ہی خداوند ایک ہی ایمان - ایک ہی بپتسمہ - اور ایک ہی خدا پر جو سب کا باپ ہے - ایمان رکھتی تھیں -

افسیوں ۴/۴-۶ -

اِن کلیسیاؤں میں جو مِل کر ایک تھی - اُن میں بعض اوقات کئی باتوں میں مطابقت نہ پائی جاتی تھی - مثلاً ۳۲۵ء تک ہر مقامی کلیسیا کا اپنا جُدا عقیدہ تھا اور پاک شراکت کی ترتیب میں بھی بعض وقت مطابقت نہیں پائی جاتی تھی - تب بھی اُن میں سچی رفاقت قائم تھی - کیونکہ اُنہوں نے ایک ہی سچائی کو مانا ہوا تھا اور خداوند کے مقرر شدہ دونوں ساکرامنٹوں کو عمل میں لانے کا تحریری طور پر اقرار کیا ہوا تھا -

اِن کلیسیاؤں میں سچی کلیسیا ہونے کی ہم چار علامتیں پاتے ہیں - جو کہ حسب ذیل ہیں :-

I - اُن میں باہمی اتحاد تھا - جو اُن کے آپس میں باہمی اتحاد اور دیگر بہت سی باتوں میں اتفاق رائے رکھنے سے صاف عیاں ہے - کلیسیا تو ایک تھی اور واحد ہوتے ہوئے اُس کی بہت سی شاخیں تھیں - اور چونکہ وہ سب اپنے سر یعنی مسیح کے ساتھ ملی ہوئی اور رُوح القدس کے ذریعے تعلیم ہدائت پائیں - اور مسیحی عقیدے کی تمام لازمی باتوں کو تسلیم کرتی تھیں - اِس لئے وہ آپس میں اتفاق رکھتی تھیں -

II - اُن میں پاکیزگی پائی جاتی تھی - کلیسیا مقدس کلیسیا تھی - اُس کے شرکا گناہ سے نفرت رکھتے اور روح القدس کے ذریعے مسیح کی جلالی صورت میں تبدیج بدلتے جاتے تھے - دُوسرا کرنتھی ۳/۱۸ :

III - اُن میں عالمگیر ہونے کی علامتیں پائی جاتی تھیں - وہ سب جگہ پائے جاتے تھے اور اُن کا اتحاد قومیت یا خاص قسم کے انتظام یا مقرر شدہ طریق عبادت کی بنا پر موقوف نہ تھا -

IV اُن میں رسولی کلیسیا ہونے کی علامتیں پائی جاتی تھیں - کیونکہ وہ رسولوں

کی تعلیم اور طریقوں کو مانتی تھیں۔

مسیحیوں کی یہ جماعت جو دنیا بھر میں بہت سی قوموں اور زبانوں میں پھیل گئی تھی۔ اور مسیح کے دونو مقرر شدہ ساکرامنٹوں کو عمل میں لائی۔ اور اُس کی تعلیم پر چلتی۔ پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا بنی اور وہ اِس وقت تک بنی ہوئی ہے۔ جسے خود مسیح اور اُس کے رسولوں نے قائم کیا تھا۔

اس پر دوزخ کے دروازے غالب نہ آوینگے۔ اور یہ ہمیشہ خدا کے کلام کی زندہ گواہ اور تمام ایمانداروں کا گھر بنی رہے۔

ایرینیس (IRENAEUS) نے جو تیسری صدی کے بزرگوں میں سے ایک تھا۔ فرمایا کہ "جہاں خدا کی روح ہے۔ وہاں کلیسیا اور تمام فضل موجود ہے"

پاک کاتھولک کلیسیا کے بارے میں کلیسیا انگلستان کچھ اور کہتی ہے۔ وہ اپنے مسائلِ دین کے انیسویں مسئلے میں بتاتی ہے کہ "مسیح کی ظاہری کلیسیا سے مومنوں کی ایسی جماعت مُراد ہے۔ جس میں خدا کا خالص کلام سُنایا جاتا ہے۔ اور ساکرامنٹ سب ضروری لوازمات کے ساتھ مسیح کے ضابطہ کے بموجب درستی سے عمل میں آئے۔"

اس سے جہاں ہم یہ تین ضروری باتیں پاتے ہیں۔ یعنی (ا) خدا کے پاک روح کا ایمانداروں کی زندگیوں میں ظاہر ہونا۔ (ب) خدا کے کلام کی منادی (ج) ساکرامنٹوں کا درستی کے ساتھ عمل میں لایا جانا۔ جنہیں مسیح نے جاری کیا۔ وہاں ہم پاک کاتھولک۔ رسولی کلیسیا کی ایک شاخ پاتے ہیں۔ ہم یہی تین علامتیں کلیسیا ہند۔ برما اور لنکا کے اندر بھی پاتے ہیں۔ اور یہی علامتیں کلیسیا انگلستان

اور اُس میں سے نکلی ہوئی آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور جاپان کی کلیساؤں میں پاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم انہیں خدا کی کاتھولک اور رسولی کلیسیا کی شاخیں تسلیم کرتے ہیں۔

رومن کاتھولک لوگ لفظ ' کلیسیا ' کی تعریف دوسری طرح سے کرتے ہیں کہ کلیسیا بپتسمہ یافتہ ایماندار لوگوں کی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ایک ہی عقیدہ مانتی ہو۔ سات ساکرامنٹوں اور قربانیوں کو جو عمل میں لائے جاتے ہیں۔ شریک رہتی ہے۔ اور جو اپنے جائز پاسبانوں کی فرمانبردار ہو اور حاکم اعلےٰ یعنی "پوپ" کے جو مسیح کا جانشین ہے۔ زیر فرمان ہو کر تابع رہے۔

جب ہم اس تعریف کے متعلق زیادہ گہرائی کے ساتھ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بتایا جاتا ہے۔ کہ لفظ "ایمانداروں" سے صرف وہ لوگ مُراد ہیں۔ جو رومن کاتھولک کلیسیا میں رومن کاتھولک پادریوں ہی کے ہاتھ سے بپتسمہ پائے ہوئے ہوں۔ دیگر بڑی کلیسیائیں جو رومی کلیسیا سے شراکت نہیں رکھتیں۔ "جھوٹی کلیسیائیں" کہلاتی ہیں۔ جو ایمانداروں کی جماعت میں شامل نہیں۔ اور اگر وہ پوپ کو کلیسیا کا حاکم اعلےٰ تسلیم نہ کرنے کی ضد پر قایم رہینگی تو اُن کو دوزخ کے بچائے جانے اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کی کوئی امید باقی نہیں ہے۔ وہ بدعتی کہلاتی ہیں۔ بلکہ بُت پرستوں۔ محمدیوں اور جہنمی شیاطین کے زمرہ میں شامل کی جاتی ہیں۔

ایک رومی مصنف اِن بڑی کلیساؤں کے متعلق یوں رقمطراز ہے۔ "یہ بدعتی کلیسائیں بن گئی ہیں۔ وے جھوٹے مسیحیوں کی بدعتی جماعتیں ہیں۔ جو

جھوٹے پریسٹوں سے جنہیں مسیح کی طرف سے خدمت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ملا - اپنی خدمات کرواتی ہیں - اور پریسٹ اپنے نفع کی خاطر خود بخود خادم بن بیٹھے ہیں - اور جان بوجھ کر ان لوگوں کو جو اُن کی تعلیم پر چلتے ہیں - گمراہ کر دیتے ہیں "

رومی پادری ہماری کلیسیا کے متعلق مندرجہ بالا باتیں کہا کرتے ہیں - وہ ہمارے مسیحی ہونے کا بڑے زور سے قطعی انکار کرتے ہیں - وہ خفیہ دکارتی طور پر دعوے کرتے ہیں - کہ ہماری کلیسیاؤں کا پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا میں نہ حصّہ ہے نہ بخرہ اور صرف رومی کلیسیا ہی اکیلی سچی کیتھولک کلیسیا ہے اور صرف وہ لوگ جو پوپ کی فضیلت کو مانتے اور رومی پادریوں کی تعلیم کو تسلیم کرتے ہیں - مسیح کی کلیسیا کے شرکا ہیں - یہ صاف طور پر سمجھ میں آجاوے - کہ اُس شخص کے لئے جو ضد سے پوپ کی فضیلت کا قائل نہیں ہوتا اور رومی کلیسیا کے ساتھ شراکت نہیں رکھتا - دوزخ سے بچائے جانے کی کوئی امید نہیں ہے - وہ کبھی بچ نہیں سکیگا - بلکہ ہمیشہ کے لئے برباد ہوگا -

ہم رومی کلیسیا کو جو اپنے ساتھ کی دوسری کلیسیاؤں کے متعلق ایسے نفرت انگیز کلمات استعمال کرتی ہے - پولوس رسول کی اُس نصیحت کو یاد دلاتے ہیں - جو اُس نے روم کی کلیسیا کو لکھی - کہ کہیں وہ کاٹ نہ ڈالی جائے " جس طرح یہودی کلیسیا کاٹی گئی - "اور اس طرح برباد ہوئی" اور وہ اُس کی مِنّت کرتا ہے - کہ "مغرور نہ ہو - بلکہ خوف کر " رومیوں ۱۱ / ۲۳-۱۳

رومی کلیسیا تمام کلیسیا پر حکومت کرنے کا دعوےٰ صرف اِس خیال کی بنا پر کرتی

ہے کہ مقدس پطرس پچیس 25 برس تک روم کا بشپ رہا تھا۔ جس کا اُس زمانہ کی تاریخ سے ایک شمہ بھر بھی ثبوت نہیں ملتا۔ ہم اس موقع پر رسالہ نمبر ۲ کی لکھی ہوئی باتوں کو نہ دُہرائینگے۔ جو اس مضمون پر ہیں۔ "کیا مقدس پطرس کبھی روم کا بشپ رہا تھا؟" یہاں اِتنا کہ دینا کافی ہوگا۔ کہ نئے عہد نامہ میں کوئی اشارہ اس بات کے متعلق نہیں ملتا۔ کہ مقدس پطرس نے کہیں بھی رسولوں یا اُن کی قائم کردہ کلیساؤں پر کسی قسم کا اختیار جتایا ہو۔ برعکس اس کے بہت سے مقاموں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقدس پولوس نے اپنی قایم کردہ کلیساؤں کے لئے قوانین مقرر کئے۔ اُس نے صرف مسیح کے نام اور روح القدس کی ہدایت سے اُن کلیساؤں پر حکومت کرنے کا دعوٰے کیا۔ اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مقدس پولوس نے اپنے تئیں مقدس پطرس کے ماتحت ہونے کا ذکر کیا ہو۔

اگرچہ ہم رسولوں کے زمانہ میں مقدس پطرس کو پیشواؤں میں سے ایک ہونے کو مانتے ہیں۔ تاہم ہمارے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ روم کے پوپوں کی برتری کے قائل ہو ویں۔ یا اُن کے اس اعلان کو تسلیم کریں۔ کہ صرف وہ جو روم کی کلیسیا کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔ کاتھولک کلیسیا کے شریک ہیں۔

چونکہ ہمیں اس بات کا کوئی قابلِ تسلیم ثبوت نہیں ملتا کہ مقدس پطرس پچیس برس تک روم کا پوپ رہا تھا۔ اِس لئے پوپ کا یہ دعوٰے کہ "وہ مقدس پطرس کا جانشین ہونے کی وجہ سے پطرس کے تمام اختیارات کو خود رکھتا ہے۔ جو اُسے مسیح کی طرف سے ملے" بذاتِ خود رد ہو جاتا ہے۔ پوپ کو کلکتے کے بشپ سے بڑھ کر تمام کلیسیا پر اختیار رکھنے کا کوئی حق نہیں۔

روم کی کلیسیا یہ دعوٰے کرتی ہے۔ کہ اُس کو آسمان پر پہنچا دینے کا پُورا اختیار حاصل ہے۔ کہ بڑی مضبوطی کے ساتھ یہ دعوٰے کرتی ہے کہ دُوسرے روحانی ہادی اندھوں کو اندھے راہ بتانے والے ہیں۔ جنہیں مسیح کی طرف سے تعلیم دینے کا ہرگز کوئی اِختیار نہیں ملا۔ ہم اُن سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کس نے صِرف اُن کو یہ اختیار دیا ہے؟ اور دوسری کلیسیاؤں کو نہیں بخشا گیا۔ جو خود کاتھولک اور رسولی کلیسیا کے حصے ہیں؟ وہ صِرف اپنے ہی متعلق تمام اختیارات حاصل کرنے کا کون سا ثبوت پیش کرتی ہے؟ رومی پادریوں کو چنداں ضرورت نہیں کہ متی کی انجیل $\frac{28}{19}$ کا حوالہ دیں "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں تعلیم دو" کیونکہ جب یہ حکم رسُولوں اور شاگردوں کو دیا گیا۔ اُس وقت رومی کلیسیا پیدا بھی نہ ہوئی تھی۔ نہ ہی اُنہیں مقدس متی $\frac{16}{18}$ کا حوالہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ "عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئینگے"۔ کیونکہ اِس بات کا وعدہ تمام کیتھولک رسولی کلیسیا کے ساتھ کیا گیا تھا۔ نہ کہ رومی کلیسیا کے ساتھ ہی۔

اِس موقع پر یہ بھی ظاہر کر دینا لازم ہے۔ کہ وہ بڑی غلطی جو رومن کاتھولک مصنف اور مبلغ کرتے۔ اور جس کی تعلیم دیتے میں وہ یہ ہے کہ وہ تمام وعدے جو مسیح نے کلیسیا سے کئے اور جو نئے عہد نامہ میں کلیسیا کے لئے لکھے گئے۔ سب رومی کلیسیا ہی کے لئے کئے گئے ہیں۔ جسے وہ کاتھولک کلیسیا کہنے پر اڑے رہتے ہیں۔ لازم ہے کہ یہ بھی ظاہر کر دیا جائے۔ کہ کاتھولک کلیسیا یا بجائے اُس کے اصلی نام یعنی پاک کاتھولک رسولی کلیسیا کہہ کر پکارنا چاہئے۔

وہ رومی کلیسیا سے بدرجہا بڑی ہے۔ رومی کلیسیا تو صرف کاتھولک رسولی کلیسیا کی بہت سی شاخوں میں سے ایک ہے۔ یہ تمام پل کر پاک کاتھولک رسولی کلیسیا کہلاتی ہے۔

جب ہم بہت سے مسائل رسولی تعلیم کے خلاف دیکھتے ہیں اور وہم پرستی کی باتیں جو عالمگیر کلیسیا کے اندر نہیں پائی جاتیں جنہیں اُن لوگوں نے "جو آسمان پر پہنچا دینے کا پُورا اختیار" رکھتے ہیں۔ اپنی تعلیم میں آپ داخل کر لیا۔ تو ہمیں یہ معلوم کرتے ہوئے بالکل تعجب نہیں ہوتا کہ لاکھوں ایسے مسیحی ہوتے ہیں جو اُس کی تعلیم کی ہدایات ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

رومی کلیسیا کے مندرجہ ذیل عقاید و رسُومات اور قوانین میں سے ایک بات بھی کاتھولک کلیسیا میں مروّج نہ تھی۔ جسے خداوند اور اُس کے رسُولوں نے قائم کیا تھا۔ مثلاً تبدیلِ ماہیت۔ ماس کی قربانی۔ تقدیس شُدہ روٹی اور وائن کی پرستش۔ اعتراف۔ اعراف۔ پریسٹ کے سامنے جبراً گناہوں کا اقرار کرنا۔ آخری مالش۔ کنواری مریم اور مُقدسین سے دُعائیں کرنا۔ کنواری مریم کی پیدائش بِلا موروثی گناہ۔ کنواری مریم کا آسمان پر اُٹھا لیا جانا۔ پوپ کا لاخطا ہونا۔ یہ تمام مسائل و عقیدے بعد میں شامل کئے گئے۔ جنہوں نے پاک کاتھولک عقیدہ کی تعلیم کو بگاڑ دیا۔ اور یہ تمام باتیں رومی کلیسیا کی تواریخ میں مختلف اوقات پر اُن کے ایمان کے اجزا تسلیم کی گئیں مگر خُدا کے کلام کی تعلیم کے ساتھ مطابقت نہ رکھنے کی وجہ سے تمام دیندار مسیحیوں کی طرف سے ردّ کی گئیں۔ افسوس اس بات پر ہے

کہ رومی کلیسیا اس بات پر اڑی رہتی ہے - کہ اُس کے شُرکا اِن تمام مسائل کو مانیں - یہ تمام غلط تعلیم اپنے اندر رکھتے ہُوئے وہ کس طرح واجب طور پر اپنے متعلق یہ دعوٰے کرسکتی ہے - کہ "صرف وہی آسمان پر پہنچا دینے کا اختیار رکھتی ہے"!

اکثر بہت سے مصنف رومی کلیسیا کا یہ دعوٰے درست ثابت کرنے کی غرض سے کہ "صرف وہی اکیلی پاک کاتھولک اور رسولی کلیسیا ہے" دوسری - تیسری اور چوتھی صدی کے بہت سے بزرگوں کی تصنیفات کے حوالجات کلیسیا روم اور اُس کے بشپوں کی تعریف میں پیش کیا کرتے ہیں ہاں یہ سب درست ہے - اگر ہم بھی اُس زمانہ میں ہوتے تو اُن لوگوں کی طرح ایسا ہی تحریر کرتے - اس لئے کہ اُس زمانہ میں روم کی کلیسیا کا عقیدہ اور تعلیم بھی کاتھولک اور رسولی تعلیم کے مطابق تھی - اور موجودہ زمانہ کی رومی تعلیم سے بالکل فرق تھی - شروع میں اُس کی تعلیم صحیح تھی - مگر بعدازاں اس میں ناواجب ایمان کی باتیں داخل کرلی گئیں - اُس زمانہ کے رومی کلیسیا کے بشپوں میں اور موجودہ زمانہ کی رومی کلیسیا کے مغرور ضدی اور اپنی مرضی پوری کرنے والے بشپوں میں زمین آسمان کا فرق ہے - وہ اپنے خداوند کے احکام کی پیروی کرنے والے حلیم مزاج اور سرگرم تھے - اور اُن میں سے بہت سے اپنے مذہب کی خاطر شہید ہوکر مرے - مگر فی زمانہ پوپوں کا یہ حال ہے - کہ چونکہ ہم اُن کی افضلیت کے قائل نہیں ہوتے - اور اُن کی تعلیم ماننے سے انکار کرتے ہیں - اس لئے وہ ہم پر لعنت کرتے

اور دوزخ میں جانے والوں کی فہرست میں شمار کرتے ہیں۔

اچھا خیر! ہم جانتے ہیں۔ کہ ہم کس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہمیں پاک کلام کے ذریعے بڑا حوصلہ ہے۔ کہ خدا ہمیں اُس دن محفوظ رکھنے پر قوی و قادر ہے۔ بڑی غلطی جو یہ مصنّف قدیم زمانہ کے بزرگوں کی تصنیفات سے رومی کلیسیا کے دعووں کی تائید میں حوالے دے کر کہتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ جب کبھی یہ بزرگ کاتھولک کلیسیا کی تعریف میں کچھ کہتے ہیں۔ تو یہ مصنّف فوراً اُسے رومی کلیسیا کی طرف منسوب کر لیتے ہیں کہ "وہی کاتھولک کلیسیا ہے" گویا چھوٹی کلیسیا بڑی کلیسیا کے برابر ہو گی۔ مثلاً مقدس اگسٹین کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ کہ اُس نے کہا تھا "کاتھولک کلیسیا کے باہر تم کو کچھ بھی ملے۔ لیکن نجات نہیں ملتی۔ کاتھولک کلیسیا کے باہر تم کو نجات نہیں ملیگی"۔ چنانچہ اس بیان کی بنا پر یہ دعوٰے کیا جاتا ہے۔ کہ رومی کلیسیا کے باہر نجات نہیں مل سکتی ہے۔ مگر اگسٹین کا مُطلقاً یہ مطلب نہ تھا۔ وہ نہ تو روم کی کلیسیا کے متعلق یہ سوچتا تھا اور نہ ہی "ہپو" کی کلیسیا کے بارے میں جہاں کا وہ بشپ تھا۔ بلکہ وہ اُس واحد اور پاک کیتھلک و رسولی کلیسیا کے متعلق سوچتا تھا جس کی بہت سی شاخوں میں سے دو شاخیں "روم" اور "ہپو" کی کلیسیائیں تھیں۔ جن بزرگوں کی تصنیفات کے حوالے دیے جاتے ہیں۔ اُن میں سے بہت سے اہلِ مشرق تھے۔ اور ان کے حوالے مطلقاً کلیسیا روم کے متعلق نہ تھے۔ بلکہ بِلا شبہ کلیسیا عامہ کے متعلق تھے یعنی مشرقی اور مغربی حصوں اور یونانی اور لاطینی کلیسیاؤں کے متعلق تھے

یہ خاص طور پر عمدگی سے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب ان بزرگوں کے حوالجات دیئے جاتے ہیں۔ کہ کاتھولک کلیسیا کے باہر نجات نہیں۔ تو اُن کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ صرف اُس کلیسیا کے لئے کہا گیا ہے۔ جس کا صدر مقام روم ہے۔ اور جس پر پوپ حکمران ہے۔ بلکہ وہ حوالجات اُن کلیسیاؤں کے لئے ہیں۔ جن کا پیشوا یسوع مسیح ہے۔ اور وہ سب جو اُس سے وفاداری سے پیار کرتے ہیں اُس کا بدن ہیں۔

دُوسرا غلط دعوےٰ جو رومی کلیسیا کے اندر عام طور پر درست سمجھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ چُونکہ بڑی کلیسیاؤں میں سے بعض مثلاً انگلستان کی کلیسیا۔ کلیسیا ہند۔ برما و لنکا۔ روس کی آرتھوڈکس۔ یونان۔ چین اور جاپان کی ملکی کلیسیائیں، روم کی کلیسیا کی غلط تعلیم کی وجہ سے یا تو اُس کی شراکت سے جُدا ہو گئیں۔ یا اُس کے ساتھ شریک ہونا نہیں چاہتیں۔ اِس لئے وہ سب کاتھولک کلیسیا کے حصے نہیں ہیں۔ اس بیان کے متعلق کہ صرف روم کی کلیسیا ہی واحد کاتھولک کلیسیا نہیں ہے ہم اس موقع پر زیادہ بیان نہ کرینگے وہ صرف کاتھولک کلیسیا کی بہت سی شاخوں میں سے ایک ہے اور مذکورہ بالا کلیسیائیں بھی اسی طور پر کاتھولک کلیسیا کی شاخیں ہیں اور درحقیقت وہ اس لئے بھی کاتھولک کلیسیا کی شاخیں ہیں۔ کیونکہ وہ وفاداری کے ساتھ رسولوں کی تعلیم اور طریقوں پر قایم ہیں جبکہ روم کی کلیسیا نے اپنی تعلیم میں ایسی بہت سی باتیں شامل کر لیں جو دراصل رسولی اور کاتھولک تعلیم نہیں ہے۔

رومن کاتھولکوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اُن کے بشپوں نے پانچویں صدی سے پہلے زبردستی کے ساتھ تمام کلیسیا سے بڑے ہونے کا دعوے نہ کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ بعض نے دُوسری ڈایوسیس اور بشپوں کے کاموں میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ ایسوں کو فوراً بتایا گیا کہ کاتھولک قوانین پر چلیں اور دُوسرے بشپوں کے کاموں میں دخل نہ دیں۔ بلکہ اپنے کاموں کو سنبھالیں۔ جس طرح سپرین سکندریہ کے بشپ نے اپنی کتاب بنام "کاتھولک کلیسیا کا اتحاد" میں تحریر کیا ہے کہ ہر "مقامی کلیسیا میں صرف ایک بشپ کو دخل ہے" دُوسرے مقام پر وہ کہتا ہے کہ "ہم میں سے کوئی بشپوں کا بشپ نہیں بنتا اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کو ڈرا دھمکا کر اُن سے اپنے حکم منواتا ہے"۔ یہ اُس موقع کی طرف اشارہ کرتا ہے جب پوپ سٹیفن (STEPHEN) نے کوشش کی کہ سپرین کی ڈایوسیس کو اپنے اختیار میں کرے۔ ایسی کوشش کو سپرین نے "ضد۔ فضول بات مخالفت اور جہالت" کہا ہے۔ پوپ پائیس دوم کے صاف اعلان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ "نقایا کی مجلس کے فراہم ہونے سے پہلے ہر ایک بشپ خود مختار تھا اور روم کی کلیسیا کی کم پرواہ کی جاتی تھی"!

روم کا پوپ کلیسیائے انگلستان کے خدامِ دین کے عہدوں کو درست قرار نہیں دیتا اور نہ ہی کلیسیاءِ ہند۔ برما اور لنکا کے خدامِ دین کے درجوں کو۔ وہ ضِد سے اس بات پر اڑا رہتا ہے کہ سوائے رومی کلیسیا کے اور

کہیں سچے پریسٹ نہیں ہیں۔ ہمارے خداوند نے یہودیوں کے اعتراضات کے جواب میں اپنی شخصیت اور کام کے متعلق یوں فرمایا تھا۔ "لیکن میرے پاس جو گواہی ہے وہ یوحنا کی گواہی سے بڑی ہے۔ کیونکہ جو کام باپ نے مجھے پورے کرنے کو دیئے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے" یوحنا ۵/۳۶۔ ہم بھی بڑے ادب کے ساتھ اُنہی الفاظ میں روم کے پوپ کو جواب دینگے کہ جو کام ہم پاک کاتھولک کلیسیا کے پریسٹ اور عوام کرتے ہیں۔ وہی ہمارے گواہ ہیں کہ باپ نے ہمیں بھیجا ہے اگر تم ہمارے الفاظ کا یقین نہیں کرتے ہو تو ہمارے کاموں کا تو یقین کرو۔ اور معلوم کرو کہ باپ ہم میں ہے اور ہم باپ میں۔ کیا انجیل پر اعتقاد رکھنے والے مسیحیوں کے کام رومن کاتھولک لوگوں کے کاموں کے برابر نہیں ہیں؟ کیا خدا کا وہی روح القدس اُن میں کام نہیں کرتا؟ کیا خدا نے اُنہیں قبول نہیں کیا؟ اور انہیں کثرت سے برکات نہیں دیں؟ بے شک دیں۔ ہم اپنی زندگیوں اور کاموں کے مطابق انصاف کرائے جانے کے لئے رضامند ہیں۔ ہم خدا کے سامنے اپنی نالائقی کو مانتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم نکمے نوکر ہیں جو ہمیں کرنا روانہ تھا وہ ہم نے کیا ہے اور جو ہمیں کرنا لازم تھا وہ نہیں کیا۔ ہم بھی عاجزی کے ساتھ یسوع مسیح کے وعدوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ ہم خدا کے فرزند ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اور اُس کی بادشاہت میں یسوع مسیح کے ساتھ وارث ہیں اور پاک

کاتھولک رسولی کلیسیا کے شریک ہیں۔

ہم اپنے رومی بھائیوں کو پاک کاتھولک کلیسیا میں سے خارج تو نہیں کرتے۔ مگر یہ مانتے ہیں کہ وہ صرف پاک کاتھولک کلیسیا کی بگڑی ہوئی شاخ کے ممبر ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ مسیح اور اُس کے رسولوں کی خالص تعلیم پر چلیں اور اپنی رومی کلیسیا کو سُدھاریں۔

رومی کلیسیا کے متعلق دیگر رسالجات
مینجر صاحب پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی
لاہور سے دستیاب ہو سکتے ہیں

ریورنڈ کینن ڈبلیو۔ پی ہیرس بی۔ اے پبلشر نے
مشعل پرنٹنگ پریس کھرڑ ضلع انبالہ میں باہتمام پادری ڈبلیو۔ ایم رائبرن صاحب ایم۔ اے پرنٹر چھپوا کر
گوجرہ ضلع لائل پور سے شائع کیا۔